DEPARTMENT OF PERSIAN

PATNA UNIVERSITY, PATNA

E CONTENT FOR M. A. PERSIAN

SEMESTER II

PAPER : CC-6 UNIT - II

TOPIC:

GHAZALIAT - E- SAADI SHIRAZI

by

Prof. Md. Abid Hussain

Professor

Department of Persian

Ptana University

mobile No. 9430251307

email: abidb28@gmail.com

سعدی شیرازی اور انکی غزلگویی

عہد ایلخانی فتنہ وفساد کا دور ہے، سرزمین ایران میں بے گناہوں کے قتل وخونریزی کا عہد ہے، گھروں، مسجدوں، تعلیمی اداروں اور کتب خانوں کی ویرانی کا دور ہے، اسی پرفتن دور میں سعدی شیرازی پیدا ہوئے جن کے ادبی کارناموں نے اہل ایران کے مجروح دلوں پر مرہم کا کام کیا۔

سعدی کے نام میں محققین کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے، لیکن بیشتر محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کا نام شرف الدین مصلح بن عبداللہ سعدی تھا۔ آپ کی تاریخ پیدائش میں بھی شدید اختلاف ہے وجہ یہ ہے کہ کسی بھی قدیم تذکرے میں آپ کی پیدائش کا سال درج نہیں ہے۔ محققین نے آپ کی پیدائش کی دو تاریخ لکھی ہے ایک ۵۸۵ ھ اور دوسری ۶۰۶ ھ۔ آپ کے سلسلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سوسال سے زیادہ زندہ رہے۔ اس روشنی میں رضا زادہ شفق نے گلستان جو ۶۵۶ ھ میں تصنیف ہوا، سے ایک طبقات انسانی سے اختلاط پیدا کیا۔ غالباً اس مسافرت کا آغاز غیاث الدین خوارزم شاہی کے حملہ ؟ فارس کے سال یعنی ۶۲۲ ھ سے ہوا ہوگا اور اگر گلستان کی بعض حکایتیں صرف شاعرانہ تخیلات نہیں ہیں تو سعدی نے کاشغر، ہندوستان اور ترکستان کا بھی سفر کیا ہے۔ ایک روایت کی رو سے وہ مکہ کے سفر میں تبریز پہنچے اور وہاں اباقا آن، صاحب دیوان، اور اس کے بھائی سے ملاقات کی۔

اس طولانی سفر اور آفاق وانفس کی سیر کے بعد سعدی تجارب معنوی اور افکار عالیہ کی ایک دنیا لیے ہوئے شیراز واپس آئے۔ وہاں ان کے ممدوح اور سرپرست اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی (۶۲۳-۶۶۸ ھ) حاکم تھا، اور چاروں طرف امن وامان تھا، جیسا کہ سعدی فرماتے ہیں:

چو باز آمدم کشور آسوده دیدم
پلنگان رها کرده خوی پلنگی

اسی عہد میں سعدی کو فراغت نصیب ہوئی، لہٰذا انہیں تصنیف وتالیف کا خیال آیا اور "گلستان" و "بوستان" لکھی، اپنے نغموں اور اپنے کلام کو یکجا کیا، بکھرے ہوئے اشعار وقطعات کو مرتب کیا۔ سعدی ان خوش نصیب شاعروں میں ہیں جنہوں نے اپنی جوانی کی ابتدا میں ہی اپنی شہرت کا غلغلہ سنا اور ان کی یہ ناموری اتابک ابوبکر کے زمانے میں کمال کو پہنچی جیسا کہ "بوستان" میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

که سعدی که گوی بلاغت ربود
در ایام بو بکر بن سعد بود

''گلستان'' اور ''بوستان'' کے علاوہ سعدؔی کے علاوہ سعدؔی کے قصائد، غزلیات، قطعات، ترجیع بند، رباعیات، مقالات اور عربی قصائد بھی ہیں جو ان کے کلیات میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ سعدی اتابکان فارس کے علاوہ صاحب دیوان اور اس کے بھائی عطا ملک جیسے مشاہیر سے بھی تعلق رکھتے تھے، ان کی مدح بھی کی ہے۔ اپنے زمانے کے شاعروں اور ادیبوں سے بھی ان کے تعلقات اچھے تھے۔ چنانچہ مجد ہمگر جو خود اتابک ابوبکر کے دربار سے منسلک تھا، سعدی کے بارے میں لکھتا ہے:

از سعدی مشہور سخن شعر روان جوی
کو کعبہ فضل است دلش چشمہ زمزم

علاوہ ازین خواجہ حافظ شیرازی، امیر خسرو دہلوی وغیرہ جیسے عظیم غزل گو شاعروں نے بھی سعدی کی برتری اور بزرگی کو قبول کیا ہے۔

آئندہ نسلوں نے سعدی کا جتنا اثر قبول کیا، دنیا میں ان کی جتنی شہرت ہوئی، مشرقی خصوصاً ایرانی ادبیات پر انھوں نے جو اثر ڈالا، ان سب کا ذکر اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا اب ذیل میں ان کی شاعری پر مختصر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

شاعری: سعدی شیرازی کو غزل کا ابوالآباء کہا جاتا ہے۔ پہلے غزل کے شروع میں تشبیب کے جو اشعار کہتے تھے انھیں کو غزل کہا جاتا تھا۔ سعدی سے قبل انوری اور ظہیر فاریابی نے باضابطہ غزلیں لکھی ہیں، لیکن اس سے قصیدہ کی بو آتی ہے۔ سنائی؟ اور مولانای روم نے بھی غزلیں لکھیں، مگر ان کا موضوع بھی تصوف اور عرفان تھا۔ سعدی پہلے شاعر ہیں جنہوں نے غزل کو صحیح معنی میں غزل بنایا۔ ان کی غزلوں میں جو خاص باتیں ہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

جذبات نگاری میں سعدی بڑے اونچے مقام کے حامل ہیں۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ وہ ان کی آپ بیتی ہو، یہی وجہ ہے کہ ان کی غزلوں میں سوز و مستی اور رقت و احساس کا بیشتر مظاہرہ ہوتا ہے، مثال کے طور پر چند اشعار ملاحظہ ہو:

خبر ما برسانید بہ مرغان چمن
کہ ھم آواز شما در قفسی افتاد است
در سوختہ پنہان نتوان داشتن آتش
ما ہیچ نگفتیم وحکایت بدر افتاد
بخشم رفتہ مارا کہ می برد پیغام
بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ است

جذبات نگاری کے ضمن میں ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:

آمدی دہ کہ چہ مشتاق و پریشان بودم

تا برفتی ز برم صورت بی جان بودم
نہ فراموشیم از ذکر تو خاموش فشاند
کہ در اندیشۂ اوصاف تو حیران بودم
تا مگر یک تفسم بوی تو آرد دم صبح
ھمہ شب منتظر مرغ سحر خوان بودم

عاشقانہ مضامین کا حال یہ تھا کہ سعدی سے قبل غزل میں نہایت سادگی سے ادا کئے جاتے تھے، لیکن جب سعدی؟ کا وقت آیا تو انھوں نے اس میں جدت پیدا کی اور معمولی سے معمولی مضامین آپ کے جدت ادا کے باعث بہت بلند ہو گئے۔ مثلاً اس مضمون کو دیکھئے کہ محبوب کے اندر کچھ خوبیاں ہیں جس کے باعث میں نے اسے دل دے دیا ہے۔ اس مضمون کو اور کئی شاعروں نے باندھا ہے، سعدی فرماتے ہیں:

دوستان منع کنندم کہ چرا دل بہ تو دادم
باید اوّل بتو گفتن کہ چنین خوب چرای

ایک دوسرا مضمون کہ محبوب کی مست آنکھیں ہزاروں فتنہ کا باعث ہیں، غور فرمائیے کہ سعدیؔ نے اس مضمون کو اپنے بیان کی جدت سے بلندی کے کس آسمان پر پہنچا دیا ہے:

برخیز کہ چشمہای مستت
خفتہ است وھزار فتنہ بیدار

سعدیؔ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بیدار دل عارف وصوفی بھی تھے، لہٰذا ان کی بعض غزلیں تصوف وعرفان میں بھی ہیں جن کو پڑھ کر اہل حال وقال پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ سعدی کی ایک عارفانہ غزل کا مطلع اس طرح ہے:

بجہان خرم از آنم کہ جھان خرم از وست
عاشقم برھمہ عالم کہ ھمہ عالم از وست